روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 16 جنوری 2013ء 3 ربیع الاول 1434 ہجری 16 صلح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 14

قرآن نہ بھلاؤ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جو آدمی قرآن کریم پڑھ کر بھلا دیتا ہے تو وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے حضور اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کی صورت بگڑی ہوئی ہوگی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر، باب التشدید، فیمن حفظ القرآن حدیث نمبر 1260)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقان مجید ہی ہے کہ جس کا کلام الٰہی ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہے۔ جس کے اصولِ نجات کے بالکل راستی اور وضع فطرتی پر مبنی ہیں۔ جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہین قویہ ان کی صداقت پر شاہد ناطق ہیں۔ جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں۔ جس کی تعلیمات ہر یک طرح کی آمیزشِ شرک اور بدعت اور مخلوق پرستی سے بکلی پاک ہیں جس میں توحید اور تعظیم الٰہی اور کمالات حضرت عزت کے ظاہر کرنے کے لئے انتہا کا جوش ہے جس میں یہ خوبی ہے کہ سراسر وحدانیت جناب الٰہی سے بھرا ہوا ہے اور کسی طرح کا دھبہ، نقصان اور عیب اور نالائق صفات کا ذات پاک حضرت باری پر نہیں لگاتا اور کسی اعتقاد کو زبردستی تسلیم نہیں کرانا چاہتا بلکہ جو تعلیم دیتا ہے اس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا لیتا ہے اور ہر ایک مطلب اور مدعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے اور ہر یک اصول کی حقیت پر دلائل واضح بیان کر کے مرتبہ یقین کامل اور معرفت تام تک پہنچاتا ہے اور جو جو خرابیاں اور ناپاکیاں اور خلل اور فساد لوگوں کے عقائد اور اعمال اور اقوال اور افعال میں پڑے ہوئے ہیں ان تمام مفاسد کو روشن براہین سے دور کرتا ہے اور وہ تمام آداب سکھاتا ہے کہ جن کا جاننا انسان کو انسان بننے کے لئے نہایت ضروری ہے اور ہر یک فساد کی اسی زور سے مدافعت کرتا ہے کہ جس زور سے وہ آج کل پھیلا ہوا ہے۔ اس کی تعلیم نہایت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے گویا احکام قدرتی کا ایک آئینہ ہے اور قانون فطرت کی ایک عکسی تصویر ہے اور بینائی دل اور بصیرت قلبی کے لئے ایک آفتاب چشم افروز ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 81-82)

شیڈیول برائے داخلہ کلاس پریپ

امسال تمام جماعتی ادارہ جات (مریم گرلز ہائی سکول، بیوت الحمد پرائمری سکول، طاہر پرائمری سکول، مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول اور نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن) میں کلاس پریپ کے ایڈمیشن درج ذیل نظام اوقات کے مطابق ہوں گے۔

تاریخ فارم وصولی 25 فروری تا 15 مارچ 2013ء
فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 مارچ 2013ء
امتحان تحریری 30 مارچ 2013ء
زبانی 31 مارچ 2013ء
کامیاب طلباء کی لسٹ 14۔اپریل 2013ء
فیس جمع کرانے کی تاریخ
15 تا 30۔اپریل 2013ء

ہدایات: امتحان درج ذیل سلیبس کے مطابق ہوگا۔

انگلش: Aa - Zz **اردو:** الف تا ے
ریاضی: گنتی 1 تا 20
نصاب وقف نو: 1 تا 4 سال
قاعدہ یسرنا القرآن: صفحہ 1 تا 20
جنرل نالج: بچہ/بچی کی عمر کے مطابق

ہدایات: بچہ/بچی کی عمر 31 مارچ تک ساڑھے چار تا ساڑھے پانچ سال ہونا ضروری ہے۔ تحریری امتحان کا پیپر پیٹرن سکول سے فارم وصول کرتے وقت حاصل کر لیں۔ (ناظر تعلیم)

ضرورت ٹیچر

نظارت تعلیم کے ادارہ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز (انگلش میڈیم) میں لیڈی انگلش، فزکس اور کیمسٹری ٹیچرز کی آسامیاں خالی ہیں۔ خدمت کا شوق رکھنے والے ایماندار اور محنتی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ جن کی تعلیمی قابلیت بالترتیب B.A لٹریچر اور M.A انگلش، M.Sc فزکس اور M.Sc کیمسٹری ہو وہ اپنی درخواستیں بنام پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن ربوہ مصدقہ از صدر محلّہ اپنی اسناد کی نقول جلد از جلد ادارہ ہٰذا میں جمع کروا دیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ربوہ)

انعامی سکالرشپس 2012ء

زیر انتظام: نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان

درخواست دہندہ مکمل پتہ وفون نمبرضرور درج کریں نیز واقفین نو اپنا حوالہ نمبر بھی درج کریں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے امتحانات 2012ء میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلباء و طالبات کیلئے مندرجہ ذیل انعامی سکالرشپس کا اعلان کیا ہے۔ ان سکالرشپس کیلئے پاکستان بھر کے احمدی طلباء و طالبات درخواست دے سکتے ہیں خواہ ان کی بورڈ یونیورسٹی میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو۔ تمام انعامات بلحاظ پوزیشن دیئے جائیں گے اور تمام پوزیشنز نظارت تعلیم میں موصول ہونے والی درخواستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہیں۔ قواعد وضوابط اور درخواست دینے کا طریقہ کار آخر میں درج ہے۔ سکالرشپس کو تین مختلف Catogories میں تقسیم کیا گیا ہے۔

☆جنرل سکالرشپس ☆میڈیکل سکالرشپس ☆دیگر سکالرشپس

جنرل سکالرشپس

اس سے مراد وہ سکالرشپس ہیں جو صرف زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلبہ کو دیئے جاتے ہیں ان کے لیے مزید کسی قسم کی کوئی شرط نہ ہے۔ ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

☆صدیق بانی میٹرک سکالرشپ

☆صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ

☆خورشید عطاء سکالرشپ

☆صادقہ فضل سکالرشپ

صدیق بانی میٹرک سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی بورڈ میں میٹرک کے دونوں گروپس جنرل گروپ اور سائنس گروپ میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے ان کو مبلغ دس، دس ہزار روپے کے دو انعام دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ایک انعام جنرل گروپ اور ایک انعام سائنس گروپ کے طلبہ کو دیا جائے گا۔

صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ:

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ کے درج ذیل تینوں گروپس کیلئے حسب تفصیل انعامات دیئے جائیں گے۔

☆پری میڈیکل گروپ ☆پری انجینئرنگ گروپ ☆جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام Combinations)

درج بالا تینوں گروپس جو طلبہ سب سے زیادہ نمبرز حاصل کریں گے ان کو پچیس پچیس ہزار روپے مع گولڈ میڈل کے تین انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

خورشید عطاء سکالرشپ:

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل گروپ میں دوسری پوزیشن، انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ گروپ میں دوسری پوزیشن اور انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو پچیس پچیس ہزار روپے کے چار انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

صادقہ فضل سکالرشپ:

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل گروپ میں تیسری اور چوتھی پوزیشن، انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ گروپ میں تیسری اور چوتھی پوزیشن اور انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ میں چوتھی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو بیس بیس ہزار روپے کے پانچ انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

میڈیکل سکالرشپس

یہ سکالرشپس ایسے طلباء وطالبات کو دیئے جائیں گے جنہوں نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ میڈیکل کالج/یونیورسٹی میں ایم بی بی ایس میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپس کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں پر بلحاظ پوزیشن یہ سکالرشپس دیئے جاتے ہیں۔ ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

☆مرزا مظہر احمد سکالرشپ☆ڈاکٹر عبدالسمیع سکالرشپ☆سندس باجوہ سکالرشپ☆امۃ الکریم زیروی سکالرشپ☆ملک دوست محمد سکالرشپ☆حفیظن بیگم مرزا عبدالحکیم بیگ سکالرشپ☆رفیع اظہر سکالرشپ

دیگر سکالرشپس

اس سے مراد وہ سکالرشپس ہیں جن کا اپنا اپنا طریقہ کار ہے۔ ہر ایک سکالرشپ کا طریقہ کار اس کے نیچے درج ہے۔ ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

خالدہ افضل سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے دو سالہ گریجوایشن میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے ایسے دو طلباء و طالبات کو پینتیس پینتیس ہزار روپے کے دو انعامات دیئے جائیں گے۔ گریجوایشن (بی اے/بی ایس سی) میں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات اپنی درخواستیں جمع کروا سکتے ہیں۔ فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ جو کہ پہلی اور دوسری پوزیشن ہولڈر کو دیا جائے گا۔

ملک مقصود احمد شہید (سرائے والا) سکالرشپ

ایسے طلباء وطالبات جنہوں نے کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے M.Com یا B.Com (Hons) چار سالہ کورس پاس کیا ہو ان کو بیس بیس ہزار روپے کے انعامات اور B.Com دو سالہ پروگرام پاس کیا ہو اس کو پندرہ ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔ یہ انعامات موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/طالبہ کو دیئے جائیں گے۔

پروفیسر رشیدہ تسنیم خان سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں ایم اے اردو، ایم اے فارسی یا ایم اے عربی میں کسی ایک میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ داخلہ حاصل کرنے والے ہر طالبعلم/طالبہ کو پچیس پچیس ہزار روپے کے انعام دیئے جائیں گے۔ سکالرشپ کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں گریجوایشن (کسی بھی پروگرام) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور ایم اے اردو، ایم اے فارسی یا ایم اے عربی میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا یہ سکالرشپس موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/طالبہ کو دیئے جائیں گے۔ جن میں سے ایک سکالرشپ ایم۔اے۔اردو، ایک سکالرشپ ایم اے فارسی اور ایک سکالرشپ ایم اے عربی میں داخلہ حاصل کرنے والے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا۔

عبدالوہاب خیر النساء سکالرشپ

(صرف واقفین نو طلباء وطالبات کے لیے۔ جبکہ واقفین نو دیگر سکالرشپس میں بھی درخواست دے سکتے ہیں)

یہ انعامات ایسے واقفین نو طلباء و طالبات جنہوں نے کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے بی ایس (چار سالہ) یا ایم ایس سی کسی بھی مضمون پاس کیا ہو۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں میں بی ایس (چار سالہ) میں پہلی پوزیشن حاصل کرنیوالے طالبعلم/طالبہ کو بیس ہزار روپے اور ایم ایس سی میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم/طالبہ کو پچیس ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔

میاں عبدالحئی سکالرشپ

یہ سکالرشپ پاکستان میں کسی بھی یونیورسٹی میں بی ایس ماس کمیونیکیشن اور بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے والے ایسے طلباء وطالبات کو دیا جاتا ہے۔ ایک سکالرشپ بی ایس ماس کمیونیکیشن اور ایک سکالرشپ بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے والے طالبعلم/طالبہ کو دیا جاتا ہے۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر بی ایس ماس کمیونیکیشن یا بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں پر پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم/طالبہ کو پچاس پچاس ہزار روپے کے دو سکالرشپس دیئے جائیں گے۔

مرزا غلام قادر شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں بی ایس کمپیوٹر سائنس میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور بی ایس کمپیوٹر سائنس میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں دوسری پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا۔ اس سکالرشپ کی رقم پچیس ہزار روپے ہوگی۔

نواب عباس احمد خان سکالرشپ

خلیل احمد سولنگی شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپس ایسے طلباء وطالبات کو دیا جائے گا جنہوں نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ انجینئرنگ یونیورسٹی میں بیچلرز آف انجینئرنگ کی کسی بھی فیلڈ (مثلاً مکینیکل انجینئرنگ، کیمیکل انجینئرنگ وغیرہ) میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کرنے پر دیا جائے گا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں

باقی صفحہ 7 پر

مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

تعلیم الاسلام کالج کے مرحوم اساتذہ اور کارکنان

(قسط اول)

حضرت مرزا ناصر صاحب

الفضل ربوہ نے جب خلیفۃ المسیح الثالث نمبر شائع کیا تو میرا ایک شعر حضرت اقدس کی تصویر کے نیچے درج کیا اور اب تک جہاں تہاں حضور کی تصویر کے نیچے درج ہوتا ہے۔

آنکھیں کہ جیسے نور کی ندی چڑھی ہوئی
چہرہ کہ جیسے پھول کھلا ہو گلاب کا

میں کالج کے مرحوم اساتذہ کا ذکر اسی پرنور چہرے والے وجود سے شروع کر رہا ہوں۔

میں نے پہلی بار قادیان میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو دیکھا تو وہ ہمارے اطفال الاحمدیہ کے اجتماع میں مہمان خصوصی کے طور پر تشریف لائے تھے۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ حضرت میاں صاحب انگلستان سے پڑھے ہوئے ہیں اور ایم اے آکسن ہیں۔ آکسن آکسفورڈ کے فارغ التحصیل طلبا کو کہا جاتا ہے۔ ہمیں یہ تو اندازہ نہیں تھا کہ آکسفورڈ کوئی بہت بڑی اور مشہور یونیورسٹی ہے مگر کسی شخص کا انگلستان پلٹ ہونا ہی اس کی شخصیت کا رعب ڈالنے کو کافی تھا۔ ہمارے سامنے جو انگلستان پلٹ آدمی تھا اس کے لب ولہجہ یا لباس و اطوار سے کوئی غیر معمولی صلاحیت کا اظہار نہیں ہو رہا تھا۔ نہ ہی یہ مترشح ہوتا تھا کہ یہ شخص تعلیم الاسلام کالج کا پرنسپل ہے اور پرنسپل تو بہت بڑا آدمی ہوتا ہے۔

اس کے بعد مرزا ناصر احمد صاحب کو ربوہ میں اس وقت دیکھا جب ہم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ خدمت کر رہے تھے۔ میاں صاحب لاہور سے آتے اپنے عموں صاحب کی خدمت میں حاضری دیتے اور پھر کالج کی تعمیر کی نگرانی کے لئے کالج کی طرف چلے جاتے۔ ایک سائیکل اور چھتری ان کا کل سامان ہوتا تھا۔ کالج بن گیا تو ہم کالج میں داخل ہو گئے۔ اور کالج میں چار سال بطور طالب علم گزارے اور سولہ سال بحیثیت لیکچرار اور پروفیسر۔

قادیان کے زمانے سے ہی اس کالج کی شاندار تعلیمی روایات کا آغاز ہوا اور جتنے اساتذہ اس ادارہ میں آئے وہ سب کے سب اپنے اپنے مضمون کے ماہر اور اپنی دینداری میں دوسروں کے لئے مشعل راہ تھے۔ پروفیسر اخوند عبد القادر صاحب، محترم میاں عطاء الرحمٰن، چوہدری محمد علی، استاذی المحترم صوفی بشارت الرحمٰن، استاذی المحترم پروفیسر محبوب عالم خالد، محترم پروفیسر حبیب اللہ خاں، ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد۔ اب ان اساتذہ میں صرف استاذی المحترم چوہدری محمد علی صاحب اور ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد بفضل اللہ حیات ہیں۔ اللّٰھم متعنا بطول حیاتھم۔ یہ اساتذہ لاہور میں اور پھر ربوہ میں کالج کے ساتھ وابستہ رہے اور طلبا نے ان علمی شخصیتوں سے کما حقہ فائدہ اٹھایا۔ اپنے کالج میں ایسے نابغوں کو اکٹھا کر لینا اور انہیں ایک ہمہ وقت مستعد ٹیم کی صورت دے دینا حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کا کمال تھا۔ ہم نے ان سینئر اساتذہ کو پرنسپل صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کی ماتحتی کرتے نہیں دیکھا ان سے محبت کرتے دیکھا ہے۔ ہمارے سامنے کا زمانہ تو ربوہ کا زمانہ ہے کالج کی سٹاف میٹنگ ہو یا درس و تدریس کے سلسلہ کی کوئی میٹنگ۔ یہ اساتذہ پرنسپل کے سامنے یوں محبت سے بات کرتے تھے جیسے پرنسپل سے نہیں کسی محبوب سے بات کر رہے ہوں لہجہ میں خلوص باتوں میں ادب مشورہ میں انکساری اختلاف میں حیا اور پھر فیصلوں پر مستعدی سے عمل پیرا ہو جانے کا عزم صمیم! کالج کے اساتذہ کی یہ روایتیں ہی کالج کو نیک نام بنانے میں ممد ہوئیں۔

تقسیم ملک کے وقت جو قیامت صغریٰ برپا ہوئی اس سے سب لوگ ہی متاثر ہوئے اور کالج بھی اجڑ کر در بدر ہو گیا۔ قادیان میں اس کالج کی عظیم الشان عمارت تھی لاہور میں پہلے پہلے ایف سی کالج کے قریب کے متروکہ اصطبل میں کالج کا آغاز ہوا۔ بعد کو ڈی اے وی کالج کی متروکہ عمارت کالج کو الاٹ ہوئی۔ متروکہ عمارت تھی اور ہر لحاظ سے متروکہ تھی۔ دروازے کھڑکیاں غائب۔ دیواریں کہیں کھڑی کہیں سرنگوں غرض عجیب بے سروسامانی کے عالم میں کالج شروع ہو گیا اور وہی بوسیدہ لٹی پٹی عمارت معتبر ہو گئی۔

مرے خدا مجھے اتنا تو معتبر کر دے
میں جس مکان میں رہتا ہوں اس کو گھر کر دے

لاہور کے زمانہ میں کالج کی نیک نامی کا وہ چرچا تھا کہ غریب اور ذہین طالب علم جو خود کو معاشرے میں بے سہارا محسوس کرتے تھے کھچ کر کالج کی طرف آجاتے اور پرنسپل کی ایک مسکراہٹ ان کے سارے مسائل کو حل کر دیتی۔

لاہور کے کالجوں کی ایک روایت یہ تھی کہ کوئی نہ کوئی کالج کسی خاص کھیل میں نامور ہو جاتا تھا اور پھر اپنا اعزاز برقرار رکھنے کی سرتوڑ کوشش کرتا تھا۔ تعلیم الاسلام کالج اور اسلامیہ کالج میں روئنگ کے مقابلوں کا رن پڑتا تھا یہاں بھی ایسی ہی تناؤ کی کیفیت ہوتی مگر دونوں پرنسپل مقابلہ کے وقت موجود ہوتے اور طلبا بڑے لحاظ ملاحظہ سے رہتے۔ جھگڑے تو شاید ہوئے ہوں سر پھٹول اور مار پیٹ تک نوبت نہیں پہنچتی تھی۔ یہ بات اسلامیہ کالج کے سابق پرنسپل اور پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر حمید احمد خان نے خود مجھ سے کہی کہ روئنگ کے مقابلوں کا فائنل دن تھا اور تعلیم الاسلام کالج پچھلے دو سال سے چیمپیئن چلا آرہا تھا اب کے برس جیتنے کا مطلب یہ تھا کہ تعلیم الاسلام کالج ٹرافی کا مستقل مستحق ہو جائے گا اس لئے میں نے اپنے کھلاڑیوں سے کہا کہ اگر آج آپ لوگ تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم کو شکست دے دیں تو میں تمہیں دو سو روپے انعام دوں گا۔ یہ خبر تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل مرزا ناصر احمد صاحب تک پہنچی تو انہوں نے بھی یہ اعلان کیا کہ اگر اسلامیہ کالج کی ٹیم ان کی ٹیم کو شکست دے دے گی تو وہ بھی اسلامیہ کالج کی ٹیم کو دو سو روپے انعام دیں گے۔ یہ خبر سن کر ماحول کا سارا تناؤ دور ہو گیا اور دونوں ٹیموں نے جان توڑ مقابلہ کیا مگر تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے مقابلہ جیت لیا۔ دونوں مخالف ٹیموں کے کھلاڑی سر جھکا کر مرزا صاحب کے سامنے آئے اور ان سے پیار شاباش اور تھپکی لی۔ تعلیم الاسلام کالج مدتوں روئنگ کا چیمپیئن رہا۔ اس کے بعد ع

آں قدح بشکست و آں ساقی نماند

زرعی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ظفر علی ہاشمی کالج سے مضبوط تعلق رکھتے تھے وہ کہا کرتے تھے کہ سارے پنجاب میں ایک ہی کالج ہے جس کا نام سامنے آئے تو اس کے پرنسپل کا چہرہ آنکھوں کے سامنے پھرنے لگتا ہے۔

اور اس سلسلہ کے تو بے شمار واقعات ہیں کہ لوگ اپنے بچوں کو پکڑ کر تعلیم الاسلام کالج میں لے آتے اور پرنسپل کے سپرد کر کے نچنت ہو جاتے کہ اب ہمارے بچے کی بے راہ روی کا کوئی خدشہ نہیں اور اب وہ پڑھائی میں بھی سست نہیں رہے گا۔

طالب علمی کے زمانہ میں تو ہم نے خاصی شرافت سے وقت گزارا اور سوائے جرمانوں کے اور کوئی سزا نہیں پائی اور جرمانے بھی حضرت پرنسپل صاحب کی مہربانی اور دریا دلی سے معاف ہو جاتے رہے۔ البتہ سٹاف پر آجانے کے بعد ہم لوگ ایک عجیب جرم میں پکڑے گئے۔ عصر کے بعد جب کالج بند تھا لیبارٹریاں وغیرہ بھی بند ہو چکی تھیں ہمارے ایک دوست لاہور سے آئے ہوئے تھے اور ہم ان کے ساتھ بیالوجی لیبارٹری کے سامنے والے لان میں کرسیاں بچھائے بیٹھے اور مزے سے سگریٹ نوشی کر رہے تھے۔ یکا یک ایک دوست نے جن کا رخ لیبارٹری کی طرف تھا زور سے نعرہ لگایا ارے میاں صاحب! ہماری تو جان نکل گئی۔ یہ تو سان گمان میں بھی نہ تھا کہ اس وقت میاں صاحب اپنی کوٹھی سے نکل کر اسی برآمدہ میں آجائیں گے جس کے سامنے ہم نے دھواں دار گھٹائیں چھوڑ رکھی تھیں۔ سب نے مڑ کر دیکھا۔ میاں صاحب نے اپنا بایاں ہاتھ بائیں کنپٹی پر شیلڈ کی طرح رکھا ہوا تھا اور بغیر ادھر ادھر دیکھے سیدھے کالج کے دفتر کی طرف جا رہے تھے گویا آپ نے ہمیں دیکھا ہی نہیں تھا۔ سب کا خیال تھا کہ اگلے روز جواب طلبی ہو گی۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ ہاں اتنا ضرور ہوا کہ ہم لوگوں نے کالج کے ماحول میں سگریٹ نوشی چھوڑ دی۔

تعلیم الاسلام کالج پہلا کالج تھا جس نے کل پاکستان اردو کانفرنسوں کا اہتمام کیا اس میں حضرت مرزا ناصر احمد نے یہ سلوگن وضع کیا کہ اردو ہماری قومی ہی نہیں مذہبی زبان بھی ہے۔ اب تو یہ بات ایک زمانے پر آشکار ہے کہ حضرت مرزا ناصر احمد کو مناسب سلوگن سوچنے کا خاص ملکہ تھا ان کا سلوگن LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں اب سارے عالم میں گونجتا ہے۔

کالج میں روس کے سائنسدان آئے۔ امریکہ کے اہل علم آئے۔ ہماری اپنی عدالت ہائے عالیہ کے جج صاحبان آئے۔ علماء آئے کبراء آئے سفراء آئے اور ان سب کو ربوہ لانے کا باعث تعلیم الاسلام کالج اور کالج کے پرنسپل مرزا ناصر احمد تھے۔ ان کی قائم کردہ روایتیں ان کے بعد بھی کالج والوں نے جاری رکھیں۔

ہمارے پڑوسی کالج گورنمنٹ کالج سرگودھا کے پرنسپل خان عبد العلی خان گرم مزاج پٹھان تھے پہلی بار سرگودھے کالج کے پرنسپل بن کر آئے تو آتے ہی اپنا پستول سامنے میز پر رکھ دیا کہ طالب علموں پر رعب رہے۔ پروفیسر غلام جیلانی اصغر جو حضرت مرزا ناصر احمد کے ساتھ محبت کا تعلق رکھتے تھے فرمایا کرتے تھے علی خان کا پستول لڑکوں کو خوف زدہ نہیں کر سکا مگر مرزا ناصر احمد کی میز پر کاغذ کاٹنے والا چاقو بھی نہیں ہوتا تھا تب بھی لڑکے ان سے دبتے اور خوف کھاتے تھے۔

حضرت صاحب کی وفات کے بعد لندن میں ایک غیر احمدی آرکیٹیکٹ دوست نے مجھ سے کہا تھا کہ مرزا ناصر احمد جماعت احمدیہ کے شاہجہان تھے انہیں عمارتوں سے خاص شغف تھا۔ ہم نے تو کالج کی تعمیر میں ان کا شغف دیکھا ہوا تھا

اس لئے ان کی بات ہمیں زیادہ سمجھ میں آئی۔ کالج کی اکثر عمارت تو کالج کے شروع ہو جانے کے بعد مکمل ہوئی ہال کی چھت پڑنے کا سماں تو اب تک آنکھوں کے سامنے ہے سینکڑوں مزدور اپنے کام پر مستعد ہیں شٹرنگ پڑ چکی ہے اب لنٹل پڑنے کا وقت ہے کہ مغرب سے گھٹا ٹوپ گھٹا اٹھی اور سب کے رنگ فق ہو گئے کہ اگر بارش ہو گئی تو سب کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔ مگر حضرت مرزا ناصر احمد چھت پر کھڑے ہیں اور اسی انہماک سے کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ قریب کے لوگ کہتے ہیں کہ ان کے لبوں پر دعا ہے اور ایک آدھ بار آنکھ اٹھا کر بادلوں کی طرف بھی دیکھتے ہیں مگر انہیں جیسے یقین ہے کہ یہ بادل ان کا کام خراب نہیں کر سکتے۔ سنا ہے انہوں نے ایک بار انگلی اٹھا کر بادلوں کی طرف اشارہ کیا یہ گویا بادلوں کو دور ہٹ جانے کا حکم تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کی بات نہیں ٹالی گھٹا تلی کھڑی رہی پانی کا ایک قطرہ نہیں برسا۔ لنٹل کا کام مکمل ہو گیا تو سب کی جان میں جان آئی۔ بادل برس جاتا تو لنٹل کی توانائی کو بہا لے جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خادم کی بات سن لی۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

ہم نے اپنے پرنسپل کے ہاتھوں بھی معجزے ہوتے دیکھے ہیں۔

میں آج آپ سب لوگوں کے سامنے اس بات کا اظہار کر رہا ہوں کہ پہلی بیعت کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی آواز اس مرزا ناصر احمد کی آواز نہیں تھی جس کو ہم جانتے پہچانتے تھے ہمارا جانا پہچانا مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کے پیرہن میں گم ہو گیا تھا۔ اس کے ایک اور نظارہ کا بھی میں گواہ ہوں۔ پروفیسر حمید احمد خاں جو پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے اور حضرت مرزا ناصر احمد کے پرانے شناسا تھے حضور کو ملنے کے لئے آئے۔ حضور نے انہیں دوپہر کے کھانے پر مدعو فرما لیا اور ساتھ میں مجھے اور چوہدری محمد علی صاحب کو بھی کھانے میں شرکت کی دعوت دی۔ پروفیسر حمید احمد خاں کوئی تین گھنٹے تک حضور کی خدمت میں حاضر رہے۔ کھانا ہوا باتیں ہوتی رہیں۔ جب پروفیسر صاحب رخصت ہونے لگے تو حضرت صاحب نیچے ان کی کار تک تشریف لائے اور اپنے پرانے دوست اور رفیق کار کی کار کا دروازہ خود کھولا۔ خان صاحب بیٹھ گئے کار روانہ ہوئی تو پروفیسر حمید احمد خاں نے میری طرف دیکھا اور فرمایا پروازی یہ وہ مرزا ناصر احمد تو نہیں رہے۔ یہ گواہی ایک پرانے رفیق کار کی تھی جو ان کے مدتوں کے رفیق رہے تھے۔

میں تو اپنے دوستوں سے برملا کہا کرتا تھا اور کہتا ہوں کہ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ خلیفہ خدا بنتا ہے اور ہم نے اس کا نظارہ تین بار اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

حضرت صاحب کی ایک عادت کا ذکر کر دوں شاید کسی کے کام آ جائے۔ دعوتوں میں حضور اپنے ارد گرد بیٹھے ہوئے دوستوں کے چھوڑے ہوئے روٹی کے ٹکڑوں میں سے ایک دو ٹکڑے اہتمام سے کھایا کرتے تھے۔ میں نے ایک بار اپنی نادانی میں پوچھ لیا میاں صاحب آپ بچے کھچے ٹکڑے کیوں کھاتے ہیں؟ خندہ فرمایا اور کہا تمہیں حضرت اقدس مسیح موعود کا وہ شعر یاد ہے

لفاظات الموائد کان اکلی
فصرت الیوم مطعام الاہالی

میں نے شعر پڑھا (اس کا ترجمہ یہ ہے۔ ایک وقت تھا کہ دسترخوان کے بچے کھچے ٹکڑے مجھے کھانے کو ملتے تھے اور اب خاندانوں کے خاندان میرے دسترخوان سے متمتع ہوتے ہیں) فرمانے لگے بس حضور کی سنت کی پیروی کرتا ہوں اور اس طرح تحدیث نعمت بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے کی بات کس طرح پوری کی اور ہم اپنی آنکھوں سے اس کا نظارہ دیکھ رہے ہیں۔

حضرت قاضی محمد اسلم صاحب

حضرت مرزا ناصر احمد کے بعد ٹی آئی کالج ربوہ کے دوسرے باقاعدہ پرنسپل حضرت قاضی محمد اسلم صاحب تھے۔ میاں صاحب کے استاد بھی تھے اور جانشین بھی۔ سبحان اللہ کیا بے نفس اور عالم وجود تھے پھلوں سے لدے ہوئے پیڑ کی طرح منکسر، مطمئن اور سراپا عطا۔ قاضی صاحب برصغیر ہند و پاکستان کے نامور ماہر تعلیم فلسفی اور ماہرِ نفسیات تھے۔ علی گڑھ یونیورسٹی اور کیمبرج یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے تھے گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل اور پنجاب کے ڈی پی آئی رہے۔ پنجاب یونیورسٹی میں فلسفہ و نفسیات کا شعبہ قائم ہوا تو قاضی صاحب اس کے پہلے صدر شعبہ مقرر ہوئے۔ وہاں سے ریٹائر ہوئے تو کراچی یونیورسٹی نے ان کی خدمات طلب کر لیں وہاں سے فارغ ہوئے تو اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے کمزور صحت کے باوجود تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل بن کر آ گئے۔ آج ہم اس نابغہء روزگار شخص کا نام زبان پر آیا ہے تو ان کے علم اور ان کے حلم کی خوشبو چاروں طرف محسوس ہو رہی ہے۔

قاضی صاحب نے سرکاری ملازمت میں ہونے کے باوجود جماعت احمدیہ سے نہایت مضبوط اور فعال تعلق قائم رکھا۔ قادیان کے ہر جلسہ سالانہ پر ان کی تقریر ہوتی تھی زیادہ تر ان کا موضوع ہستیء باری تعالیٰ ہوتا تھا کیونکہ دور حاضر میں دہریت کا فسوں ہر آزاد خیال کو اپنی طرف کشش کرتا تھا قاضی صاحب ہر سال ایک نئے انداز سے اس موضوع پر روشنی ڈالتے اور پھر ان کی تقریر چھپ کر لوگوں کی ہدایت کا سامان بنتی رہتی۔ تعلیم الاسلام کالج کے سابق پرنسپل قبلہ چوہدری محمد علی صاحب قاضی صاحب ہی کے فیضانِ صحبت سے احمدی ہوئے تھے۔ ان سے کسی نے پوچھا تھا آپ احمدی کیوں ہوئے تو ان کا کہنا تھا قاضی محمد اسلم جیسا پڑھا لکھا اور روشن خیال آدمی کبھی غلط نہیں ہو سکتا یہ ہماری کم نظری ہے کہ ہمیں وہ باتیں نظر نہیں آتیں جو ان کو نظر آ گئی ہیں۔ یعنی قاضی صاحب کا وجود باوجود ہی احمدیت کی صداقت کی ایک دلیل تھا۔ مگر اتنی علمی وجاہت کے باوجود اس شخص میں اتنی خاکساری تھی کہ دیکھنے میں وہ شخص ہر کہہ ومہ سے اس کی سطح پر اتر کر بات کرتا تھا اور اس کی بات دلوں میں اترتی تھی۔

نامور ادیب اور غالب شناس سرکاری افسر جناب آفتاب احمد نے اپنی یادداشتوں میں لکھا ہے کہ ایک بار برٹرنڈ رسل کی کسی کتاب پر پاکستان ٹائمز میں ایک تبصرہ چھپا۔ پطرس بخاری اس وقت گورنمنٹ لاہور کے پرنسپل تھے۔ تبصرہ کے نیچے مبصر کا نام نہیں تھا صرف ایم اے کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ پطرس نے قاضی صاحب سے عندالملاقات کہا کہ رسل کی کتاب پر آپ کا تبصرہ بہت عمدہ ہے۔ قاضی صاحب نے کہا وہ تبصرہ تو میرا لکھا ہوا نہیں میرے شاگرد ڈاکٹر محمد اجمل کا لکھا ہوا ہے۔ پطرس کہنے لگے اچھا؟ میں تو سمجھتا تھا کہ ہمارے ہاں آفتاب فلسفہ صرف آپ ہی ہیں۔ قاضی صاحب نے فرمایا جی آپ درست فرماتے ہیں میں ڈوبتا ہوا سورج ہوں اجمل چڑھتا ہوا سورج ہے۔ یہ استادانہ حوصلہ کسی کسی استاد میں ہوتا ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کو ایسا خراج تحسین ادا کر سکے۔ میں تعلیم الاسلام کالج میں حضرت قاضی صاحب کے ماتحت رہا ہوں میں جانتا ہوں کہ وہ اپنے رفقا کو اپنی تعلیمی قابلیت بڑھانے کے لئے ترغیب دیتے رہتے تھے۔ ان کی چٹیں سٹاف میں بہت مقبول و مرغوب تھیں جب بھی وہ کسی مسئلہ سے دو چار ہوتے فوراً متعلقہ مضمون کے استاد کو ایک چٹ بھیجتے کہ فلاں موضوع پر آپ کو ریسرچ کرنی چاہئے۔ یا فلاں موضوع کی طرف آپ کو توجہ دینی چاہئے۔ ان کی زیادہ تر چٹیں ان اساتذہ کی طرف ہوتی تھیں جو ریسرچ کی طرف توجہ کر رہے تھے میں بھی ان چٹوں کا مورد تھا اور میں نے وہ چٹیں سینت سنبھال کر رکھی ہوئی تھیں مگر حیف کہ پاکستان سے ہجرت کے وقت وہ چٹیں ضائع ہو گئیں۔

قبلہ قاضی صاحب اپنے شاگردوں کی نظر میں کتنے مقبول و محترم تھے اس کا ایک نظارہ ہم نے اس وقت دیکھا جب سرگودھے کے کمشنر شیخ محمد حسین بزم اردو کے افتتاح کے لئے کالج میں آئے۔ شیخ صاحب گورنمنٹ کالج میں قاضی صاحب کے شاگرد رہے تھے۔ کالج میں داخل ہوتے ہی اپنی گاڑی سے اتر گئے کہ میں اپنے استاد کے سامنے گاڑی میں بیٹھ کر نہیں جا سکتا۔ خاصی دور تک پیدل چل کر گئے اور قاضی صاحب کے قدموں میں جھک کر انہیں سلام کیا اور ان سے تھپکی لی۔ ایسی محبتیں ہر استاد کو نصیب نہیں ہوتیں۔ ڈاکٹر وزیر آغا صاحب بھی جو ہمارے تمام پرنسپلوں کے ساتھ بے تکلف تھے قاضی صاحب کے سامنے لئے دئے رہتے تھے کہ میرے استاد ہیں۔ وزیر کوٹ میں ان کو کھانے پر بلایا تو اتنا اہتمام کیا کہ باید و شاید۔ سرگودھے کے تمام امرا اور علما کو مدعو کیا کہ میرے استاد کی دعوت ہے شرکت کیجئے۔

قبلہ قاضی صاحب کا اسوہٴ یہ تھا کہ اپنے شاگردوں اور دوستوں رفیقوں کی جائز مدد اور سفارش کے لئے ہر دم تیار رہتے تھے۔ لاہور پنجاب کا صدر مقام ہے اس لئے دارالحکومت ہونے کی وجہ سے لوگ اپنے کام کے سلسلہ میں قاضی صاحب کو تکلیف دیتے رہتے تھے۔ اور اکثر سرکاری افسر کیا وزیر کیا سیکرٹری سب ان کے شاگرد تھے۔ جائز کام کے لئے سفارشی خط ضرور دیتے تھے بلکہ جانے کا موقع ہوتا تو خود جا کر کام کرواتے تھے۔

قاضی صاحب کی زندگی نہایت سادہ تھی جس میں کسی قسم کا کوئی طمطراق نہیں تھا۔ لباس بھی سادہ مگر صاف ستھرا۔ ہم نے قاضی صاحب کو اکثر کیمبرج کا بلیزر پہنے دیکھا فرماتے تھے اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ جوانی یاد آتی رہتی ہے اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ہر رنگ کی پتلون کے ساتھ پہنا جا سکتا ہے۔ ان کے پاس سوٹ بھی ایک آدھ ہی تھا اور شیروانی بھی ایک ہی تھی البتہ ٹوپی ضرور اوڑھتے تھے۔ ہم نے ان کے سیکرٹری ایجوکیشن ہونے کے زمانہ کی ایک تصویر دیکھی تھی اپنے وزیر کے ساتھ کیبنٹ میٹنگ میں بیٹھے تھے اور ایک سادہ سی بش شرٹ زیب تن تھی باقی افسران قسما قسم کے لباسوں میں تھے قاضی صاحب نہایت اطمینان سے اپنے سادہ لباس پر مطمئن بیٹھے تھے۔

ان کے کھانے پینے کی عادات بھی سادہ تھیں۔ ربوہ میں تھے تو ہاسٹل میں پکے ہوئے کھانے پر اکتفا کرتے تھے ان کے گھر میں بھی ایک دو بار کھانے کے وقت حاضر ہونے کا موقع ملا۔ ان کا کھانا سادہ سالن اور روٹی یا شام کو خشکہ اور دال یا ذرا سا قیمہ۔ بس یہ ان کی ڈنر پلیٹ تھی۔ دعوتوں میں اول تو جاتے نہیں تھے مگر جانا ناگزیر ہوتا تو صرف ایک کھانے میں ہاتھ ڈالتے۔ قاضی صاحب سے ہم نے ایک اور سبق بھی سیکھا۔ ڈاکٹر کی ہدایات پر پورا عمل کرتے اور دوا لینے میں خاص احتیاط کرتے اور ڈاکٹر کی ہدایات کو ملحوظ رکھتے فرماتے تھے یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اپنی طرف سے معالج کی بات مانو دوا وقت پر اور احتیاط سے استعمال کرو پھر شفا کے لئے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ

کرو۔ یہ اصل توکل ہے۔ قاضی صاحب اس بات پر عمل پیرا تھے مگر آخری بیماری میں تو زیادہ دوا دارمن کی نوبت نہیں آئی۔ دیکھتے دیکھتے ایک دو دن ہی میں چٹ پٹ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ قاضی صاحب کا جنازہ ربوہ لایا گیا تو ان دنوں میرے پاؤں کی ہڈی کا فریکچر ہو گیا تھا میں بیساکھی کے سہارے ان کے جنازے میں شامل ہوا اور تدفین تک موجود رہا۔ ایمبیسیڈر منصوران کے صاحبزادے کہنے لگے آپ نے بہت تکلیف کی۔ میں نے کہا قاضی صاحب سے محبت کا تعلق ایسا ہے کہ اگر خدانخواستہ سٹریچر پر بھی آنا پڑتا تو میں حاضر ہوتا۔

آخری عمر میں پلنگ پر لیٹے پڑھتے یا لکھتے رہتے تھے۔ ان کے یونیورسٹی کے زمانہ کا ایک سٹینو ان کا مرید تھا وہ ان سے ڈکٹیشن لینے آجاتا تھا اور ان کے مضامین ٹائپ کر دیتا تھا۔ اخباروں میں چھپنے والے مسائلِ حاضرہ پر ان کی گہری نظر تھی کوئی بات ان کے مسلک کے خلاف ہوتی تو فوراً جواب دیتے یا کسی رفیق کار کو جواب دینے کو کہتے۔ حضرت اقدس کی بہت سی کتابوں کا ترجمہ انگریزی میں کرنے کی توفیق پائی اور قاضی محمد اسلم جیسی انگریزی بھلا اور کوئی کیا لکھے گا! اسی طرح دیگر علما کے تراجم پر نظر ثانی کا موقعہ انہیں ملا۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ان کے شاگرد تھے اور ہمیشہ ان سے اسی احترام سے پیش آتے جو کسی استاد کا حق ہوتا ہے مگر ہم نے قاضی صاحب کو حضرت صاحب کا پورا احترام ملحوظ رکھتے پایا۔ سر جھکا کر نہایت ادب سے حضور کے ارشادات سنتے اور ہمہ تن تعمیل پر مستعد ہو جاتے۔ ایسے نابغۂ روزگار کبھی کبھی ہی پیدا ہوتے ہیں اور ہماری خوش بختی ہے کہ ہم نے ان کو دیکھا اور ان کے ماتحت کام کیا ہے۔

پروفیسر اخوند عبدالقادر صاحب

جب ہم کالج میں داخل ہوئے تو کالج کے وائس پرنسپل میں قبلہ پروفیسر اخوند عبد القادر صاحب تھے۔ انگریزی کے آدمی تھے انگریزوں کی طرح انگریزی بولتے تھے مگر سر پر طرہ والی پگڑی پہنتے تھے اور اچکن یا شیروانی میں ملبوس رہتے۔ بہت رعب داب والی شخصیت تھی ہم نے تو ان سے پڑھا نہیں البتہ ایک دو بار ان کی انگریزی سننے کے شوق میں اپنے بے تکلف دوستوں سعید رحمانی اور اسلام بھٹی کے ساتھ ان کی کلاس میں جا بیٹھے۔ دیکھا کہ ان کی کلاس میں ایک اجنبی شخص موجود ہے تو پوچھا آپ کیسے آئے ہیں ہم نے کہا آپ کی انگریزی کی دھوم سنی ہے اسے سننے کے لالچ میں آگئے ہیں فرمایا اچھا بیٹھو بیٹھو تمہارے پلے تو کچھ پڑے گا نہیں۔ ہم بیٹھے ان کو انگریزی بولتے دیکھتے رہے۔ طالب علموں پر ان کا بہت رعب تھا کوئی ان کے سامنے دم نہیں مارتا تھا۔ اس روز ہمیں پتہ چلا کہ سعید احمد خاں رحمانی پر اخوند صاحب کی انگریزی کا رنگ چڑھا ہوا ہے۔ لچھے دار انگریزی۔ مشکل موٹے موٹے الفاظ۔ ریٹائر ہونے کے بعد کالج میں کبھی نہیں آئے نہ ہی یہ پتہ چلا کہ کہاں فوت ہوئے اور کہاں دفن ہیں۔

پروفیسر محبوب عالم خالد صاحب

تعلیم الاسلام کالج میں داخل ہوئے تو سب سے پہلا تعلق قبلہ پروفیسر محبوب عالم خالد صاحب سے استوار ہوا۔ ہوا یوں کہ پرنسپل صاحب نے جب ہمارے داخلہ فارم پر اپنے دستخط ثبت فرما دیئے تو ارشاد فرمایا خالد صاحب کے پاس چلے جائیں۔ خالد صاحب کا کمرہ پرنسپل صاحب کے کمرہ کے بالکل سامنے ہی تھا۔ ہم نے اپنا فارم لیا اور خالد صاحب کے کمرہ میں چلے گئے۔ اس زمانہ میں کمرہ پر کوئی جالی تھی نہ کسی چق کا وجود تھا۔ خالد صاحب تو ہماری ہی گلی کے مکین تھے اور پرنسپل صاحب کی طرح ہمارے ابا کے دوست اور ہمجولی بھی تھے۔ خالد صاحب نے بھی ہمارے داخلہ کے فارم پر ایک نشان سا لگا دیا اور فرمایا جنید صاحب کے پاس لے جائیں۔ جنید صاحب اللہ اللہ کیا باغ و بہار شخصیت تھے منہ میں پان کی پیک بھری رہتی تھی اور ہونٹ بقول شخصے خونِ کبوتر بنے رہتے۔ ہمارا فارم دیکھا فرمایا بس ہو گیا آپ کا داخلہ یہ فائل سنبھالئے۔ وہ فائل المنار کی فائل تھی۔ گویا پہلے روز سے ہی ہمیں المنار سے وابستگی کا پروانہ مل گیا۔ ہمیں پتہ بھی نہ چلا اور فیس بھی جمع ہو گئی رولنمبر بھی مل گیا۔ طے شود جادہ ءِ صد سالہ بہ آہے گاہے! قبلہ خالد صاحب سے ہماری روستائی المنار کے سلسلہ میں تھی کچھ اس لئے بھی کہ ہم نے اردو کا مضمون رکھا تھا۔ پرنسپل صاحب ہم پر مہربان تھے اور اپنے عمو صاحب کے ملاقات کے لئے لاہور سے ربوہ تشریف لاتے تو ہر بار یہی فرماتے تھے آپ کی جگہ یہ نہیں کالج ہے۔ اب ہم تھے اور کالج تھا اسی کالج نے ہمیں علم کے نور سے روشنی دی اور پھر اسی کالج سے وابستگی نے ہمیں مٹی سے اٹھا کر کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔ جی تو یہی چاہتا تھا اور ہے کہ اسی کالج سے وابستگی میں عمر بسر ہو مگر گردش زمانہ کے سامنے کس کی پیش گئی ہے کہ ہماری جاتی۔

حسرت یہ تھی کہ اس کی گلی میں رہے یہ خاک
ہم خاک ہو گئے تو ہوا تیز ہو گئی

قبلہ پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد کے انتقال کی خبر ملی تو یوں محسوس ہوا کہ ہم ننگی دھوپ میں کھڑے رہ گئے ہیں اور سر پر کوئی سایہ نہیں۔ خالد صاحب ہمارے اساتذہ میں سے تھے اور استاد اپنے شاگردوں کے لئے گھنے سایہ کی مانند ہوتا ہے جو انہیں لاعلمی کی کڑی دھوپ سے امان میں لاتا ہے۔ خالد صاحب کا اٹھ جانا ایک فرد کا اٹھ جانا نہیں اخلاص و وفا اور جاں نثاری کے ایک پورے عہد کا اٹھ جانا ہے۔ سلسلہ کے پرانے جاں نثاروں میں وہ اپنی سادگی محبت محنت اور ہمہ وقت خدمت گزاری کی وجہ سے ممتاز تھے۔ ان جیسے اور بھی بہت ہوں گے مگر بات کی حالی کی سچی ہے عالم میں تجھ سے لاکھ سہی تو مگر کہاں؟

ہمارا خالد صاحب سے ہمسائیگی کا تعلق بھی تھا۔ خالد صاحب اس تعلق کا لحاظ بھی رکھتے تھے۔ کہیں راستہ میں ہمیں ننگے سر پھرتا دیکھ لیتے تو ٹوکتے اور کہتے میاں میرے ہمسائے میں رہتے ہو اپنے سر کا خیال رکھا کرو۔ ایک بار ہم نے شوخی میں کہہ دیا کہ سر ہم تو آپ کا بہت خیال رکھتے ہیں مسکرائے کہنے لگے مگر میں تمہارے سر کی بات کر رہا تھا۔ ہم نے کہا جناب ہم بھی اپنے ہی سر کی بات کر رہے ہیں۔ فرمانے لگے باتوں میں تمہارے ساتھ کون پورا اترے مگر میں حق ہمسایہ کا فائدہ اٹھاتا ہوں۔ اب ان کے اٹھ جانے کے بعد ہماری گلی بالکل خالی ہو گئی ہے۔

صوفی بشارت الرحمٰن صاحب

استاذی المحترم صوفی بشارت الرحمٰن! سبحان اللہ کیسا نیک پاک صاف ستھرا بے ریا وجود تھا۔ عربی ان کا تخصص تھا مگر تربیت ان کا فرض! کالج کا پراکٹوریل نظام ان کے دم قدم سے قائم تھا۔ ہاسٹل میں بھی ٹیوٹر تھے اپنے طالب علموں سے انتہا کے اخلاص و وفا کی توقع رکھتے کیونکہ خود ان دونوں میں انتہا کے مقام پر تھے۔ نمازی دعا گو مخلص ہمدرد۔ تقویٰ کے جس مقام پر فائز تھے اپنے طالب علموں کو بھی اسی مرتبہ ءِ بلند تک لے جانا چاہتے تھے اسی لئے ہم جیسے کمزور طالب علم ان سے بہت بدکتے تھے۔ کالج کے شرارتی طلبہ یا نظام کی ذرا سی بھی خلاف ورزی کرنے والے ان کی گرفت سے بچ نہیں سکتے تھے۔ کڑا جرمانہ کرتے اور پرنسپل صاحب دریا دلی سے وہ جرمانہ معاف کر دیا کرتے تھے۔

صوفی صاحب کالج سے ریٹائر ہوئے تو گویا ان کی زندگی تھم سی گئی۔ نظارت تعلیم میں کام کیا مگر انتظامی نوعیت کے کام ان کو راس نہیں آتے تھے۔ بہشتی مقبرہ کے محکمہ میں رہے پھر جامعہ میں متعین ہوئے مگر بجھ سے گئے تھے کچھ ان کی عمر بھر کی الرجی کی تکلیف غلبہ کر آئی تھی اواخر عمر میں تو سانس لینا بھی دشوار ہو گیا تھا۔ وہ جو عرفی نے کہا تھا کہ وہ سینہ جس میں دنیا بھر کے آلام سما جاتے ہیں ایک سانس کا متحمل نہیں ہو پاتا۔ اسی عالم میں وہ نفس مطمئنہ اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گیا۔ اللھم اغفرہ۔

مولانا ارجمند خان صاحب

مولانا ارجمند خاں صاحب ہمارے دینیات کے استاد تھے۔ ہمارے ابا کے مدرسہ احمدیہ کے زمانے کے استاد تھے اس لئے ہم کوئی اونچ نیچ کرتے اور اکثر کرتے رہتے تھے تو سرزنش فرماتے خو! تمہارا باپ بھی میرا شاگرد ہے اس کے بھی کان کھینچوں گا۔ کیا مہربان وجود تھا بات اس خوبی سے کرتے کہ سیدھی دل میں اترتی تھی۔ عمر بھر پنجاب میں رہ کر پڑھایا مگر ان کا پشتو لہجہ ان کے ساتھ مخصوص تھا اس پر انہوں نے کوئی آنچ نہیں آنے دی۔ ہر بات کے ساتھ خو کہنا ان کی عادت تھی اس بات پر کوئی سمجھوتا انہوں نے نہیں کیا۔ دینیات کو دینیات سمجھ کر پڑھاتے اور اپنے مضمون کے تقدس کا بہت خیال رکھتے تھے۔ کلاس کی فضا کو بھی پاکیزہ رکھتے ہمارے ایک دوست تمبا کو نوشی میں بہت بڑھے ہوئے تھے وہ بغیر کلی کئے کلاس میں آجاتے تو فوراً کلاس سے نکال دیتے فرماتے کلی کر کے آؤ۔ میں وضو کر کے آسکتا ہوں تم کلی کر کے نہیں آسکتے۔ ہمارا یہ بے بدل استاد کینیڈا کی سرزمین میں آسودہ ءِ خاک ہے۔

مولانا غلام احمد بدوملہی

مولانا غلام احمد بدوملہی بھی دینیات کے استاد تھے۔ عالمِ بے بدل اور حاضر جواب مقرر۔ جوانی میں میدان مناظرہ کے شہسوار تھے۔ سب طلبا کے رولنمبر انہیں یاد رہتے۔ بلکہ وہ کالج سے باہر ملتے تو رولنمبر کے حساب سے لڑکوں کو بلاتے ان کی کلاس میں پر اکسی بھلا کون بولتا؟ کالج میں شرارتی طلباء سے نوک جھونک ہوتی تو ایسا مسکت جواب دیتے کہ شرارت سے سوال کرنے والا اپنا سا منہ لے کر رہ جاتا۔ بیرونی ممالک میں گیمبیا اور ماریشس میں مربی بھی رہے جہاں تک میری یادداشت کام دیتی ہے گیمبیا کے گورنر جنرل ایف ایم سنگھاٹے کو حضرت اقدس مسیح موعود کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنے کا مشورہ مولانا صاحب ہی نے دیا تھا۔

مولانا کالج کے سٹاف کو سال میں ایک بار دم پخت گوشت پکا کر کھلاتے تھے۔ واہ واہ کیا مزیدار چیز تھی یہ دم پخت عین سٹاف روم کے سامنے پکایا جاتا۔ اس کے لئے گوشت مولانا اہتمام سے چن کر کٹوا کر لاتے۔ مرچ مصالحے ٹماٹر گھی ہر چیز خالص مہیا کی جاتی ہلکی ہلکی آنچ پر گوشت پکتا اور پھر مولانا سگھڑ بی بی کی طرح کھانا نکالتے اور ایک ایک پلیٹ اور ایک ایک بوٹی ہر ایک کو دیتے جاتے۔ جو لوگ زیادہ کی فرمائش کرتے مولانا فرماتے ایک ہی ہضم کر لو تو دوسری بھی دے دوں گا مگر ایک بوٹی کھانے کے بعد اتنی سیری ہو جاتی تھی

باقی صفحہ 6 پر

مکرم کیپٹن (ر) محمد ایوب صاحب

میرے والد مکرم چوہدری محمد یعقوب گُلّا صاحب

میرے شفیق اور پیار کرنے والے والد سال 2011 میں ایک مختصر علالت کے بعد سی ایم ایچ کھاریاں میں خدا کے حضور حاضر ہوگئے۔

آپ 1931 میں اپنے آبائی گاؤں مونگ (سابقہ ضلع گجرات) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب علاقہ کے جانے پہچانے اور ذی اثر زمیندار تھے۔ آپ کے سعید الفطرت والد چوہدری خوشی محمد گلا صاحب (یکے از شرکاء مباہلہ کوٹلی افغاناں و مونگ منعقدہ 28۔ اگست 1933ء) کو خلافت ثانیہ کے دور میں بیعت نصیب ہوئی جب حضرت مولوی جلال الدین شمس صاحب و دیگر علمائے سلسلہ کا دعوتِ الی اللہ کی خاطر موسمِ گرما میں مونگ آنا ہوا۔ دادا جان جنگِ عظیم اول میں بصرہ عراق میں زخمی ہونے پر جلد گھر آ گئے تھے۔ اس سے پہلے میرے دادا جان مرحوم کی والدہ شرفاں بی بی صاحبہ نے ایک نہایت مبشر خواب دیکھا تھا کہ ''مرزا صاحب مونگ ہمارے محلّہ میں آئے ہیں۔ آپ انّ تقسیم کررہے ہیں، میری ہتھیلی پر بھی رکھ دیا اور میں نے اس نعمت کو چاروں بیٹوں میں تقسیم کر دیا، زیادہ خوشی محمد کو دیا اور آخر پر خود بھی ہتھیلی چاٹ لی''۔ بفضل اللہ تعالیٰ ہو بہو اسی طرح سب احمدیت کی نعمت سے نوازے گئے۔ دادا جان مرحوم کو اس علاقہ یعنی سرائے عالمگیر تا منڈی بہاؤالدین میں اپنی برادری میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی تھی۔

ابا جان اوائل عمر میں ہی فوج میں بھرتی ہوگئے تھے۔ ستمبر 1965ء اور 1971 کی پاک بھارت ہر دو جنگوں میں شرکت کا موقع ملا۔

ہماری امی جان زینب اختر صاحبہ بنت مولوی نور احمد صاحب مولوی فاضل موضع کالووالی سے ستمبر 1953 میں نکاح ہوا۔ ان مشکل ایامِ مخالفت میں والدہ صاحبہ نے کالووالی کی غیر احمدی برادری کے انتہائی دباؤ، تحریص و ترغیب کو رد کر دیا۔ اور اپنے فرشتہ سیرت تایا صوبیدار عبدالغنی (موصی و یکے از پانچ ہزاری مجاہدین تحریک جدید، منڈی بہاؤالدین) کا اس اوائل عمری میں ہی استقامت سے ساتھ دے کر ایک رنگ میں امی جان نے عہدِ بیعت کو پورا کیا۔ ہمارے ابا جان نے تمام عمر ہماری امی جان سے بہت محبت اور احسان کا سلوک رکھا۔ اسی طرح تینوں بہوؤں کو بیٹیوں کی طرح چاہتے اور ہمیشہ ''بیٹا جی!'' کہہ کر بلاتے۔

شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین میں کئی سال تک ملازمت کی۔ آپ کی دیانت اور وفاداری کا سینئرز کو احساس رہا۔ ایک دفعہ آئے دن کی کشیدگی کی بنا پر حالات نہایت خراب ہو گئے۔ آپ نے خداداد بہادری سے اپنا فرض نبھایا اور اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب، لاہور کی جان بچائی۔ بپھرے ہوئے ہڑتالی مزدوروں کے چنگل سے صاف بچا کر نکل گئے۔ خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

ابا جان نے اپنے تین بیٹوں اور تین بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کیا۔ اکثر کہا کرتے کہ ''ہماری کوئی لمبی چوڑی جائیداد تو ہے نہیں بس تعلیم ہی جائیداد ہے اور اسے جتنا خرچ کروگے اُتنی ہی بڑھے گی۔ تعلیم ایک روشنی ہے، اپنے آپ کو اور اردگرد ماحول کو اس سے منور کرتے رہو۔''

آپ نہایت محنتی اور ایماندار انسان تھے، نرم خُو اتنے کہ اولاد کو بھی احترام سے بلاتے۔ ایمانداری آپ کا ایک خاص الخاص وصف تھا۔ اسی طرح نرمی اور پیار سے تمام عمر گزری۔ بہت شریف النفس انسان تھے۔ ہماری امی جان کو یا ہمیں زندگی میں ایک دفعہ بھی ناراض نہیں ہوئے۔ کوئی بڑی بات ہو بھی گئی، تو دُکھ کا اظہار نہ کرتے بس خاموش ہو جاتے۔ میں نے زندگی میں ایسے صابر وجود شاذونادر ہی دیکھے ہیں۔ آپ کے قریبی رشتہ داروں نے بھی اکثر اس بات کا ذکر کیا۔ بڑے ہی حوصلہ والے انسان تھے۔ ہمیشہ پورے نام سے پکارتے تھے، سوچتا ہوں۔ خدا غریقِ رحمت کرے چچا محمد یوسف مرحوم اور چچا محمد اسلم شہید کا بھی یہی معمول تھا۔

اولاد کو بُنیادی سہولیات اور اچھی تعلیم و تربیت مہیا کرنے میں بہت محنت سے کام لیا۔ مجھے آرمی میں کمیشن ملنے کے بعد غالباً 1978ء میں ہم مونگ سے کچھ عرصہ کے لئے دارالعلوم غربی ربوہ شفٹ ہوگئے۔ جس کا مقصد بچوں کو اچھی تعلیم دلانا تھا۔ اسی دوران میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (ابھی خلیفۃ المسیح منتخب نہیں ہوئے تھے) مونگ تشریف لائے۔ کھانے کا انتظام ہماری کھلی حویلی میں کیا گیا۔ آپ نے اس سارے انتظام و انصرام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ اشارہ کرکے بڑی محبت سے بارہا بتایا کرتے تھے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت مسیح موعود کی بابرکت نسل کے ایک فرد نے کھانا تناول فرمایا تھا۔ اس تقریب کی کئی پیاری باتیں یاد کیا کرتے۔

سانحہ مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین 7؍اکتوبر 2005ء کے موقع پر غایت درجہ صبر و حوصلہ دکھایا۔ اس موقع پر فجر کی نماز کے دوران آٹھ نمازیوں کو شہید کر دیا گیا تھا، جس میں آپ کے چھوٹے بھائی چوہدری محمد اسلم گُلّا شہید اور ان کا جواں سال بیٹا یاسر احمد (پہلا وقفِ نو شہید) بھی شامل تھے، جب کہ بڑا بیٹا (خاکسار) شدید ترین زخمی ہو کر مستقل طور پر معذور ٹھہرا۔ اس اندوہناک موقع پر چوہدری محمود احمد خالد صاحب، امیر ضلع منڈی بہاؤالدین کی ٹیم کی خدمت خلق کی اعلیٰ احمدیہ روایات کو غیر احمدی احباب نے بھی سراہا۔ اس سانحہ کے نتیجے میں تمام احمدیوں کی قوتِ ایمانی میں ایک نظر آنے والی ترقی ہوئی۔ ابا جی کا تمام عمر جماعت احمدیہ کے سب چھوٹے بڑے افراد سے بڑے پیار و محبت کا تعلق رہا جس کی وجہ سے سب ابا جی کا بہت احترام کرتے تھے۔

ہر باپ کی طرح اولاد کی تکلیف پر تڑپ اٹھتے۔ ہم دور ہوتے تو بھی آپ کو اس سلسلہ میں کئی سچی خوابوں کے ذریعے پتا چل جاتا۔ خط لکھ کر، یا خود وہاں پہنچ کر یا بذریعہ فون حوصلہ دیتے۔ ہم سب ایسے کئی واقعات کے گواہ ہیں۔ جن کا لکھنا موجب طوالت ہے۔ باریش خوبصورت چہرہ، پابندی وقت کا بہت خیال رکھنے والے، دعا گو شخصیت، نہایت درجہ شفیق اور دھیمی آواز لئے دل کے سخی انسان تھے۔ فجر کی نماز کے بعد ہر روز باقاعدہ لمبی تلاوت کرتے اور ٹیلی ویژن پر ہر صبح التزام سے پورا ایک گھنٹہ تلاوت سننا ایک معمول تھا۔ بڑے اہتمام سے خلیفۃ المسیح کا خطبہ ایم ٹی اے پر سنتے اور اس مائدہ کے جاری ہونے پر خلیفۃ المسیح الرابع کے لئے دعا گو ہو جاتے۔ اللہ کرے کہ ہم سب لواحقین آپ کی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے والے ہوں۔

چوہدری صاحب بفضل اللہ تعالیٰ پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ ہمیشہ امام الزمان اور قدرتِ ثانیہ سے محبت کو اپنی اولاد تک نہایت احسن رنگ میں پہنچانا اپنا فرض جانا۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے کچھ افراد کے آنکھوں دیکھے اعلیٰ اخلاق ہماری تربیت کی خاطر بیان کیا کرتے کہ زندگی گزارنے کے یہ اصول ہیں۔ آپ کا ایک اور نمایاں خلق یہ تھا کہ ہر دم شکر گزار رہتے، مخلوق کے بھی اور خالق کے بھی۔ کسی نے کوئی معمولی سی بھی بھلائی کی ہوتی تو اسے ہرگز نہ بھلاتے بلکہ ہمیں بتاتے کہ اس خاندان کا ہم پر یہ احسان ہے اور تم تمام عمر لحاظ رکھنا۔ بحرین کے بعد سعودی عرب میں دوران ملازمت حج نصیب ہوا، یوں اپنے خاندان میں سب سے پہلے حج کیا۔ کچھ وقت سوئٹزرلینڈ میں بھی گزارا۔ حج کی سعادت ملنے اور مالی آسائش پر رحمٰن و رحیم ذات کے حد درجہ شکر گزار رہتے۔

چار بھائیوں میں سے اب سب سے بڑے بھائی مرزا خاں گُلا بقیدِ حیات ہیں اور ایک ہی بہن ہیں مکرمہ رسولاں بی بی صاحبہ زوجہ محمد عظیم شاد، کینیڈا۔ خدا سب کو صبر دے۔ ہماری والدہ صاحبہ شوگر کی مریض ہیں، خدا انہیں صحت کاملہ سے نوازے اور اس دکھ کو عمر کے اس حصّہ میں برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کی غمگین اور دعا گو اولاد حسب ذیل ہے:

خاکسار محمد ایوب سوئٹزرلینڈ، چوہدری طاہر محمود۔ سوئٹزرلینڈ، فہمیدہ خانم زوجہ چوہدری محفوظ احمد بٹّر۔ کرتو ضلع شیخوپورہ، مبارکہ خانم زوجہ چوہدری محمد ارشد گُلا جرمنی، چوہدری ناصر محمود گُلّا آسٹریا اور ناہید خانم زوجہ چوہدری مدثر احمد ضیاء۔ کینیڈا۔

آپ کی وفات بعمر 80 سال مورخہ 21؍اکتوبر 2011ء بروز جمعۃ المبارک کو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کا سلوک فرمائے، تمام صغیرہ و کبیرہ گناہ معاف فرمائے اور اپنے پیاروں میں شامل فرمائے اور ہماری والدہ صاحبہ اور تمام بہن بھائیوں کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔ قارئین کرام سے بھی دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

اُسی دن سہ پہر چار بجے ہمارے موجودہ گھر کے نزدیک ہی اپنے آبائی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مکرم مربی صاحب ضلع منڈی بہاؤالدین، سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں احمدی و غیر احمدی احباب شامل ہوئے بیرون ملک ہونے کی بنا پر، جنازہ میں میری شرکت نہ ہونے کی وجہ سے، خصوصاً مجھ سے لاتعداد احمدی اور غیر احمدی احباب نے مختلف ممالک سے تعزیت کی خاطر بذریعہ ای میلز اور فون وغیرہ رابطہ کیا۔ اس دکھ کی گھڑی میں ایک رنگ میں ہمارے دُکھ کو بانٹا، خدا تعالیٰ ہر ایک کو جزا دے اور ہم سب افرادِ خاندان کی طرف سے دلی شکریہ قبول ہو۔

بقیہ صفحہ 5

کہ دوسری کی خواہش ہی باقی نہیں رہتی تھی بس لوگ کھاتے اور ہونٹ چاٹتے رہ جاتے۔ کئی بار گھروں میں ہم لوگوں نے ویسا دم پخت پکانے کی کوشش کی مگر وہ ذائقہ پیدا نہ ہوا۔ ہمیں تو وہ نظارہ یاد ہے کہ مولانا پکا رہے ہیں اور سارا سٹاف ان کے گرد جمع ہے مگر مولانا ایک معین حد سے کسی کو آگے آنے کی اجازت نہیں دیتے۔ مولانا خاموشی سے بڑے دیگچے کو ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہیں ڈھکنا اوپر سے آٹا لگا کر بند کیا ہوا ہے اس میں کہیں کہیں سے بھاپ نکل رہی ہے اور سوندھی سوندھی خوشبو نے سارے کالج کا احاطہ کیا ہوا ہے اور مولانا بڑی اماں کی طرح چولہے کے سامنے بیٹھے ہیں اور ارگرد کھڑے بچوں کو چولہے کے پاس آنے سے روک رہے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم شاہد محمود بدر صاحب مربی سلسلہ بلدیہ ٹاؤن کراچی تحریر کرتے ہیں۔

بلدیہ ٹاؤن کراچی کی دو بچیوں خاکسار کی بیٹی عافیہ سوسن نے بعمر سات سال 2 ماہ اور رابعہ ریاض بنت مکرم محمد ریاض صاحب نے بعمر نو سال دس ماہ قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 16 دسمبر 2012ء کو بعد نماز ظہران کی تقریب آمین زیر صدارت مکرم اقبال محمود صاحب صدر بلدیہ ٹاؤن منعقد ہوئی۔ خاکسار نے دونوں بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ دونوں بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو نیک، خادمہ دین، قرآن کریم احسن رنگ میں پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد انعام بٹ صاحب مرید کے ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم لقمان احمد بٹ صاحب کو مورخہ 2 جنوری 2013ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل فرماتے ہوئے فریدہ لقمان نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم حبیب احمد بٹ صاحب مرید کے ضلع شیخوپورہ کی پوتی اور مکرم منور احمد بٹ صاحب مرحوم تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر آن حامی و ناصر ہو اور نومولودہ کو خادمہ دین، صالحہ، قانتہ، نیک نصیب والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع فیصل آباد کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

مکرمہ وقار النساء صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد بسمل صاحب تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم راجہ سلیم الدین صاحب ابن مکرم ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب شہید مورخہ 23 دسمبر 2012ء کو مانچسٹر انگلستان میں بعمر 78 سال دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ آپ کے چھوٹے بیٹے مکرم راجہ سہیل احمد صاحب آپ کا جسد خاکی لے کر 31 دسمبر کو مانچسٹر سے ربوہ آئے۔ یکم جنوری کو 12:30 بجے آپ کی نماز جنازہ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم منیر احمد بسمل صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت نے کروائی۔ آپ نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ (جو کہ برین ہیمبرج اور فالج کی وجہ سے عرصہ 3 سال سے بستر علالت پر ہیں) کے علاوہ سات بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ سب بچے شادی شدہ اور بچوں والے ہیں۔ اللہ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ بہت سے ضرورتمندوں کی مالی مدد کیا کرتے اور جماعتی چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ ہیومینیٹی فرسٹ میں بطور خاص حصہ لیتے تھے۔ آپ کو بچپن سے ہی خدمت دین اور دعوت الی اللہ کا شوق تھا۔ جماعت کی طرف سے کی گئی ہر تحریک پر لبیک کہتے اور ملازمت کے سلسلہ میں کراچی، شارجہ، بیلجیئم اور مانچسٹر رہے وہاں بھی دعوت الی اللہ کا کام باقاعدہ کرتے۔ آپ کی دعوت الی اللہ سے بیلجیئم میں ایک نوجوان نے احمدیت قبول کی جو اب ریجنل قائد کے عہدے پر کام کر رہا ہے اور مخلص احمدی ہے۔ آپ نے مکرم حلمی الشافعی صاحب کے دورہ بیلجیئم کے دوران بھرپور تعاون کیا اور پروگراموں کو کامیاب بنانے میں مدد دی جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے ایک تعریفی خط آپ کے پاس بطور سند کے تھا۔ آپ نے فرقان فورس میں بھی ایک ماہ کام کیا جس کا سرٹیفکیٹ آپ کے پاس محفوظ تھا۔ لین دین کے معاملات صاف رکھتے۔ بوقت وفات وصیت کا حساب بھی صاف تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے، اپنے قرب خاص میں مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عطاء المنان قمر صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید ارشاد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم بشیر احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ 4 جنوری 2013ء کو ہارٹ اٹیک ہونے سے بعمر 64 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ والدہ مرحومہ کی نماز جنازہ بعد نماز ظہر 5 جنوری 2013ء کو مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری مظہر اقبال صاحب ناظم وقف جدید ارشاد نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے مکرم عطاء العلیم ثمر صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن، مکرم مصور احمد صاحب واقف نو، پانچ بہنیں اور پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے، ان کی نیکیاں ہمیں قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ان تمام احباب کا بھی تہہ دل سے مشکور ہے جو کہ دور دراز سے سفر کر کے ہمارے غم میں شریک ہوئے اور بعض احباب نے بذریعہ فون بھی پاکستان اور بیرون پاکستان سے اظہار افسوس کیا۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم احمد حسیب صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

بقیہ صفحہ 2 نظارت تعلیم سکالرشپس

پہلی اور دوسری پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا۔ دونوں سکالرشپس کی رقم پچاس، پچاس ہزار روپے ہوگی۔

عزیز احمد میموریل سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں بیچلرز الیکٹریکل انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور الیکٹریکل انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا۔ اس سکالرشپ کی رقم ایک لاکھ روپے ہوگی۔

قواعد وضوابط

1:۔ یہ اعلان امتحانات 2012ء میں ہونے والے سالانہ امتحان کیلئے ہے اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہوگا۔ 2011ء تک پوزیشن حاصل کرنیوالے طلباء و طالبات کو یہ انعامات دیئے جا چکے ہیں۔

2:۔ اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف پہلے سالانہ امتحان (FIRST ANNUAL EXAMINATION) پر ہوگا۔

3:۔ مرحلہ وار (BY PARTS) یا نمبر بہتر کرنے (DIVISION IMPROVE) کرنے والے طلباء و طالبات اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہوں گے۔

4:۔ بعض مخصوص سکالرشپس کے علاوہ طلباء و طالبات کے لیے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ موصولہ درخواستوں میں اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا حقدار قرار پائے گا۔

درخواست دینے کا طریقہ کار

سادہ کاغذ پر درخواست بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوانا ہوگی۔

درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 31 جنوری 2013ء ہے

درخواست کے ساتھ متعلقہ ڈگری کے رزلٹ کارڈ/TRANSCRIPT کی نقل لف کرنا لازمی ہوگی۔

درخواست پر مکرم امیر صاحب ضلع/مکرم صدر صاحب حلقہ کی تصدیق لازمی ہوگی۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

انعام کے حقدار طلباء کو ان کی درخواست پر درج پتہ یا فون نمبر پر اطلاع دی جائے گی۔ لہٰذا مکمل پتہ اور فون نمبر لازمی تحریر کریں۔ عدم دستیابی مکمل پتہ و فون نمبر کی وجہ سے اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے دفتر پر کوئی حرف نہ ہوگا نیز اسناد کی تمام نقول A-4 پیپر پر اور واضح ہوں۔ مزید معلومات نظارت تعلیم کی اس ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

www.nazarattaleem.org

اگر مزید رہنمائی درکار ہو تو دفتر نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
ای میل: info@nazarattaleem.org
فون 047-6212473 فیکس: 047-212398

(نظارت تعلیم)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

18 جنوری 2013ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:05 am	دورہ حضور انور
6:55 am	قرآنک آرکیالوجی
7:45 am	جاپانی سروس
8:10 am	ترجمۃ القرآن
9:15 am	روحانی خزائن کوئیز
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
11:55 am	جلسہ سالانہ نائیجیریا 2008ء
12:50 pm	سرائیکی سروس
1:30 pm	راہ ہدیٰ
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	فقہی مسائل
4:45 pm	تلاوت قرآن کریم
5:00 pm	سیرت النبی ﷺ
6:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:35 pm	بنگلہ پروگرام
8:50 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 2013ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ نائیجیریا 2008ء

19 جنوری 2013ء

12:25 am	ریئل ٹاک
1:25 am	فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 2013ء
3:15 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	یسرنا القرآن
6:00 am	جلسہ سالانہ نائیجیریا 2008ء
6:35 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
7:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 2013ء
8:25 am	راہ ہدیٰ
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2008ء، حضور انور کا اختتامی خطاب
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:50 pm	سوال وجواب
2:40 pm	انڈونیشین سروس
3:40 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 2013ء
4:55 pm	تلاوت قرآن کریم
5:05 pm	سٹوری ٹائم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن LIVE
7:10 pm	بنگلہ پروگرام
8:15 pm	سپاٹ لائیٹ
9:00 pm	راہ ہدیٰ LIVE
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2008ء

20 جنوری 2013ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
4:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 2013ء
5:15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:55 am	الترتیل
6:25 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2008ء
7:25 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 2013ء
9:00 am	سپاٹ لائیٹ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	بستان وقف نو
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:05 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سپینش سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:40 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 2013ء
7:10 pm	بنگلہ پروگرام
8:20 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	پریس پوائنٹ LIVE
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	بستان وقف نو

ضرورت ملازمہ

❁ مکرم مرزا مجیب احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ کھانا پکانے اور گھر کی نگرانی کیلئے ایک ملازمہ کی ضرورت ہے جو صبح سے شام تک گھر پر موجود رہے گی۔ اچھی تنخواہ کے علاوہ دیگر مراعات بھی دی جائیں گی۔

رابطہ: بیت العافیت (حلقہ بیت المبارک) دارالصدر۔ربوہ

گمشدہ نقدی

❁ مورخہ 14 جنوری کو نصرت گرلز ہائی سکول کے احاطہ میں ایک رومال میں بندھی نقدی گر گئی ہے اگر کسی کو ملے تو مہربانی فرما کر اس نمبر پر اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ 03336526284

ربوہ میں طلوع وغروب 16۔جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	5:29

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

❁ دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جارہا ہے۔مہربانی کرکے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کرکے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

سیل سیل سیل
لیڈیز جینٹس اور بچگانہ جوتوں پر 17 جنوری بروز جمعرات سے محدود مدت کیلئے زبردست سیل
سیل بروز جمعہ بھی جاری رہے گی انشاءاللہ
کامران شوز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0476-215344

اٹھوال فیبرکس
سیل سیل سیل
گرم ورائٹی پر زبردست سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: الطاف احمد 0333-7231544

معیاری ریڈی میڈ ملبوسات اور
سکول یونیفارم (نصرت جہاں اکیڈمی اور دیگر تمام تعلیمی اداروں کے طلباء وطالبات کیلئے)
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار، اقصیٰ روڈ ربوہ فون:6212039

FR-10

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
ربوہ میں پہلا مکمل کولیکشن سینٹر
سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروفِ عمل
100% معیاری رزلٹ
☆ اب اہلیان ربوہ کو خون پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں، ہیپاٹائٹس، PCR، آپریشن سے نکلنے والی BIOPSY کے ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانیکی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں اور یہاں سے ہی آن لائن کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں۔ ☆ روٹین ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر کروا کے دئے جاتے ہیں۔ آج جمع کروائیں اگلے دن رپورٹ حاصل کریں۔
☆ عورتوں میں پائے جانے والے دوسرے بڑے کینسر (خاموش قاتل) سروائیکل کینسر کی تشخیص بذریعہ PCR جینوٹائپنگ۔
☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلے میں ریٹ 40% تک کم۔ ☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% تک خصوصی رعایت۔
☆ EFU- آدم جی، اسٹیٹ لائف انشورنس رکھنے والے احباب کیلئے مزید خصوصی رعایت
☆ جو مریض لیبارٹری میں نہ آسکتے ہوں اُن کیلئے ایک فون کال پر گھر سے سیمپل لینے کی سہولت
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔
Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829
پتہ: نظام مارکیٹ نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ